بِسْمِ اللہِ الرحمن الرحیم

حدیث کیا ہے؟

۱. **لغت کی رو سے:** گفتگو، بات چیت، اصلاً یہ لفظ ''**حَدَث**'' سے نکلا ہے جسکا مطلب ہے نئی چیز، جو پہلے نہ تھی اور یہ مقابل ہے قدیم کے، حدیث کو اس لئے حدیث کہا گیا کہ وہ کہنے سے پہلے نہ تھی اور اسکا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب دل میں گفتگو شروع ہوتی ہے۔ جس کے لئے ''**حدیث النفس**'' کے الفاظ آئے ہیں

اس لفظ کا استعمال لغت کے اعتبار سے قرآن مجید میں بھی ہوا ہے اور حدیث میں بھی اور اس اعتبار سے قرآن کو بھی حدیث کہا گیا ہے اور کلامِ رسول اللہؐ کو بھی۔

اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰباً .... 〈الزُّمر ۲۳〉

یہاں قرآن کو حدیث کہا گیا ہے

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثاً .... 〈تحریم ۳〉

یہاں آپؐ کی گفتگو کو حدیث کہا گیا ہے...... **وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ ..... 〈احزاب ۵۳〉**... میں بھی یہی مراد ہے

آپؐ نے فرمایا۔ '' **فَاِنَّ اصدق الحدیث کتاب اللّٰہ....**'' یہ قرآن کے بارے میں ہے

دوسری حدیث میں ہے **قال رسول اللّٰہ ﷺ ''اللھم ارحم خلفائی، قلنا یا رسول اللّٰہؐ وَ مَن خلفاؤ ک؟ قال: الذین یرون احادیثی و یعلمو نھا الناس.''** 〈طبرانی کی اوسط میں ابن عباسؓ سے روایت〉

یہ آپؐ کے کلام کے بارے میں ہے اور اسکو آپ نے ''آیت'' سے بھی تعبیر کیا ہے۔ '' **بَلِّغُوا عنّی ولَوْ آیۃ'' 〈بخاری〉** اور ظاہر ہے کہ یہاں آیت میں قرآن اور کلام دونوں شامل ہونگے۔

۲. **اصطلاح کی رو سے:** آپؐ نے جو کچھ کہا، جو کچھ کیا اور جسکو آپؐ نے پسند کیا اور جسکے بارے میں آپؐ خاموش رہے وہ حدیث ہے

〈قولہ ﷺ، فعلہ و تقریرہ〉

بخاری نے صحیح البخاری میں کتاب العلم میں روایت کیا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے مدینہ کے گورنر ابوبکر ابن حزم کو لکھا کہ ''رسول اللہ ﷺ کی جو بھی حدیث ملے اسکو لکھ لیا جائے کہ مجھے علم کے گم ہو جانے اور علماء کے رخصت ہو جانے کا خطرہ ہے کہ یہ احادیث ضائع نہ ہو جائیں '' اس خط کے بعد ابوبکر ابن حزم نے محمد بن مسلم معروف ابن شہاب زہری کو اس کام کیلئے مامور کیا جو مدینہ کے گھر گھر جا کر احادیث جمع کرتے تھے اور انکے پاس ایک بڑا خزانہ جمع ہو گیا تھا۔

اسکی ایک تعریف اور ہے : '' رسول اللہؐ کے قول ، رسول اللہؐ کے افعال اور رسول اللہؐ کے حالات کا علم ''
حدیث کیلئے متبادل الفاظ: سنت ، خبر ، اثر ، غیر متلو ، وحی خفی، کلام ، حکمت اور کئی صفت بتانے والے الفاظ ہیں۔

سنت: سنت میں علماء وسعت پاتے ہیں کہ صحابہ کی باتیں بھی اس میں آ جاتی ہیں۔ عام طور سے حدیث کا لفظ زیادہ خاص ہے اور اس سے مراد صرف آپؐ کی کہی ہوئی بات ہے جبکہ سنت میں قول، عمل اور منظوری کے ساتھ آپ کے دور میں صحابہ کی بات بھی سنت میں آئیگی۔

خبر: لفظ خبر بھی حدیث کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن خبر میں متصل سند کے ساتھ اور غیر متصل سند کے ساتھ دونوں آتے ہیں جبکہ حدیث میں سند کا اتصال دیکھا جاتا ہے۔

اثر: اثر کو اصطلاح میں صحابی کے عملِ خاص مان لیا گیا ہے یعنی آپؐ سے اور صحابہ سے منقول باتیں

وحی متلو: قرآن وحی متلو ہے جسکی تلاوت بھی عبادت ہے کہ اسکے الفاظ و معانی اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہیں

حدیث کا موضوع: رسول اللہ ﷺ کی شخصیت باعتبار رسول کے۔

اسکا فائدہ: اسکی اتباع اور اسکے ذریعے سے ہدایت یابی اور دنیا و آخرت میں سعادت مندی اور کامیابی اور اللہ کی رضامندی کا حصول۔

حدیث کے علم کے حصے

اسکے دو حصے ہیں (۱) روایت حدیث (۲) درایت حدیث
اور روایت کا تعلق سند سے ہے اسلئے اس میں روای کا قابل قبول ہونا موضوع بنے گا۔ اور دوسرے کا تعلق متن سے ہے اس میں اسکے معانی اور مراد پر بحث ہوگی۔ اس لحاظ سے پہلا حصہ بعد میں وجود میں آیا جب بیچ کے سلسلے بڑھے اور غلطی و تحریف کے اندیشے بڑھے یہ دونوں حصے (۱) آپؐ کے قول و فعل (۲) سند (۳) مراد تینوں پر مشتمل ہیں۔

سند: حدیث کا وہ حصہ جسکے ذریعہ سے سلسلہ سند کا علم ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ عبارت آپؐ سے ہم تک کن راویوں کے واسطے سے پہنچی ہے

متن: حدیث کا وہ حصہ جو عبارت پر مشتمل ہوتا ہے۔

حدیث کی اقسام:

۱. صحیح: وہ حدیث جسکے تمام راوی حفظ میں کامل اور سلوک میں معتبر اور حلقہ میں شامل ہوں
صحیح کی تین قسمیں ہیں (۱. متواتر ۲. شہود ۳. صحیح)
متواتر: جسکی سند کا سلسلہ تین یا تین سے زیادہ راویوں پر مشتمل ہو
مشہور: متواتر کی طرح لیکن کہیں راوی تین سے کم ہو گئے اسے مستفیض بھی کہتے ہیں
آحاد: جس میں راوی ایک یا ایک سے زیادہ ہوں

۲. حسن: صحیح سے کم درجہ کی کمزوری کی وجہ سے، جیسے حفظ میں کمی ۔ حسن لغیرہ : دوسری روایات کی وجہ سے حسن ہو جائے

۳. ضعیف: صحیح اور حسن سے کم تر

۴. موضوع: جسکے راوی جھوٹے ہوں ۔ یہ اصل میں حدیث ہے ہی نہیں ۔ مگر چونکہ اسے حدیث کے نام سے بیان کیا گیا ہے اس لیئے اسے حدیث موضوع کہتے ہیں

۵. متروک: جسکے راوی پر جھوٹ کی تہمت ہو

۶. مبہم: جسکا راوی مجہول حال میں ہو یعنی اسکے حالات کا مستند علم نہ ہو

۷. محفوظ: جسکے راوی صحیح ہوں

۸. مرفوع: جس حدیث میں راویوں کا سلسلہ شروع سے آخر تک مسلسل ہو

۹. موقوف: جسکی انتہا صحابی تک ہو اسے اثر بھی کہتے ہیں

۱۰. منقطع ، مقطوع: جسکی انتہا تابعی تک ہو

۱۱. مرسل: جس میں تابعی صحابی کا نام نہ لے

۱۲. معضل: جس سند میں دو راوی یا اس سے زیادہ غائب ہوں

۱۳. منکر: ثقہ راوی کے خلاف کمزور راوی کی روایت ۔

۱۴. شاہد: جسکی دوسری حدیث سے مطابقت ہو اور اس تائید سے وہ مضبوط ہو جائے

۱۵. متابع: جسکی دوسری حدیث سے معنی میں مطابقت ہو مگر صحابی ایک ہی ہو

۱۶. مدرج: جس میں اضافہ ہو حدیث کے بیچ میں راوی کا کوئی لفظ برائے تشریح لائے

۱۷. منقلب: الفاظ میں الٹ پھیر ہو

۱۸. معلل: جس میں اسباب علت ہوں۔ایسی کمزوری ہو جسکی وجہ سے اسکو صحیح نہ مانا جاسکے
۱۹. معروف: ثقہ کی روایت کو معروف کہتے ہیں
۲۰. معلق: جسکی سند حذف کردی جائے۔جیسے بیچ کے راوی کا ذکر نہ کرکے بس صحابی کا نام لیا جائے
۲۱. مضطرب: سند یا سنن میں اختلاف کہ ایک بار کچھ بات کہی دوسری بار کچھ اور۔۔۔

کمزور کی قسمیں: منقطع ، معضل، مرسل، معلق　　موضوع کی قسمیں: موضوع ، متروک ، منکر

راوی کے تین درجے ہیں

(۱) حافظ: ہر چیز کا گہرائی سے علم ہو اور جسکو کئی لاکھ حدیث یاد ہوں اور ہر حدیث کے درجے سے واقف ہو اسکا اعلیٰ درجہ امام حدیث ہے اور اس سے اعلیٰ درجہ امیر المومنین کا ہے
(۲) محدث: علمِ حدیث اور احوال رواۃ سے واقف ہو اور جسکو لاکھوں حدیثیں یاد ہوں
(۳) مُسند: صرف سند بیان کرنے والا۔چاہے خود اپنے حافظے سے بیان کرے، چاہے کتابوں سے بیان کرے

تصحیح کے درجات

(۱) بخاری کی تصحیح: راوی کا دوسرے راوی سے باقاعدہ ملنا ضروری سمجھتے ہیں
(۲) مسلم کی تصحیح : راوی کا دوسرے راوی سے ملنے کے امکان کو کافی مان لیتے ہیں
(۳) سخت گیر محدثین کی تصحیح: کسی عام سی کمزوری یا کوتاہی پر بھی حدیث کو رد کردیتے ہیں
(۴) نرم رویے والے محدثین کی تصحیح: غلطی یا کمزوری کو نظر انداز کردیتے ہیں

اہم محدثین اور اہم کتابیں

جمع احادیث کی کتابیں، موضوعات پر مشتمل کتابیں ، شروح پر مبنی کتابیں، مجموعہ کتب
۱. جامع: تمام ابواب کی احادیث ۔ عقائد،فقہ، زہد،آدابِ فضائل پر مشتمل فتن، غزوات مناقب کے ساتھ
۲. صحیح: تمام کمزوری سے پاک احادیث کا مجموعہ
۳. سُنن: صحیح و کمزور پر مشتمل ترتیب فقہی کے ساتھ ۔
۴. معجم: شیوخ کی ترتیب سے احادیث کو جمع کیا گیا ہو

۵. مسند: صحابہ کی ترتیب کے ساتھ، روایت حروفِ تہجی کے اعتبار سے جمع کی گئی ہوں

۶. مصنف: ابواب کی فقہی ترتیب اسناد کے ساتھ، صحابہ کے اقوال اور تابعین کے فتاوی کیساتھ

۷. امالی: املاء ، استاذ سے املاء لکھنا، جو وہ بولتے جائیں اسکو لکھ کر کتابی شکل دینا

۸. موطا: جس میں احادیث ہوں، اقوال ہوں، آثار ہوں

۹. اجزاء: ایک شخص کی روایات، متخرج ومستدرک دوسروں کے اصول کی کتابوں سے روایات

۱۰. مستدرک: جس میں ان احادیث کو لایا جائے جو کسی امام کے اصول کے مطابق ہیں مگر انکو اس امام نے اپنی کتاب میں جمع نہیں کیا جیسے مستدرک حاکم، بخاری کے اصول پر جمع کی گئی احادیث کا مجموعہ۔

کتب احادیث کے طبقات

۱. موطا امام مالک، بخاری، مسلم

۲. ابوداود ، ترمذی ، نسائی

۳. طبرانی، طحاوی، بیہقی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم

۴. سیوطی کی کتابیں: (۱) الجامع الکبیر (۲) الجامع الوسط (۳) الجامع الصغیر اور وہ کتابیں جن میں ہر درجے کی احادیث ہیں اور ہر موضوع پر ہیں

صحاح ستہ کے علاوہ اور صحیح کتابیں

۱. صحیح ابن خزیمہ ۲. صحیح ابن حبان ۳. صحیح ابی عوانہ ۴. صحیح ابن سکن

۵. صحیح اسماعیلی ۶. صحیح مستدرک للحاکم ۷. مختارہ ضیاء الدین المقدسی ۸. صحیح ابو یعلی

علومِ حدیث

۱. مصطلح حدیث: مقدمہ ابن الصلاح ، نخبۃ الفکر ، تدریب الراوی

۲. اسماء رجال: تہذیب التہذیب، تذکرۃ الحفاظ، میزان الاعتدال، الاکمال

۳. فنِ غریب الحدیث: مشکل الفاظ کی شرح ، مجمع بحار الأنوار

۴. تخریج الاحادیث: نصب الرایۃ جس میں فقہ حنفی کی کتاب ھدایہ کی احادیث کے حوالے دیئے گئے ہیں

۵. احادیث موضوعہ: الموضوعات الکبری ابن جوزی

۶. علم الناسخ والمنسوخ ۷. توفیق بین الاحادیث ۸. انساب، کنیت بتانے والی کتابیں

۹. اسماء صحابہ ۱۰. مختلف ہوتلف (راویوں کے ملتے جلتے نام) ۱۱. مشکلات الحدیث (مشکل الاثار)
۱۲. علل الحدیث (امام ترمذی) ۱۳. اطراف الحدیث ۱۴. حجیت الحدیث ۱۵. موسوعات (معجم)
۱۶. جدید خدمات ۱۷. شروح حدیث ۱۸. احادیث احکام ۱۹. زھد پر بنی کتابیں
۲۰. ملاحم (جنگ، غزوات) فتن آثار قیامت ۲۱. غزوات

سنت

۱. لغت میں: راستہ ، طریقہ (جو اچھا بھی ہوسکتا ہے اور برا بھی) راستے کو سنت اس لئے کہتے ہیں کہ بنانے والے نے اسکو بنا دیا اور اب دوسروں کو اس پر چلنا آسان ہو گیا۔

۲. شرعی اصطلاح میں: رسول اللہؐ کا کہا ہوا، کیا ہوا یا قبول کیا ہوا سنت کہلاتا ہے۔

۳. حدیث کی اصطلاح میں: آپؐ سے منقول جملہ ، عمل ، منظوری، اخلاق، عادات ، سیرت ۔کو سنت کہا جائے گا۔

۴. فقہ کی اصطلاح میں: اسلام کے وہ احکام جو سنت کہلاتے ہیں اور جنکا کرنا اچھی بات ہے مگر جو فرض اور واجب سے کم درجے میں ہیں اور وہ سنت اس لئے ہیں کہ آپؐ سے انکا ثبوت ملتا ہے۔

۵. اصول فقہ میں: وہ شرعی دلیل جو قرآن سے ثابت نہ ہو کر آپؐ کے قول یا فعل سے ثابت ہو

بدعت

۱. لغت میں: ہر نئی بات کو کہتے ہیں ایسا معاملہ جو دین میں نیا ہو یعنی اسکی دین میں دلیل نہ ہو اور اسکو دین سمجھ کر کیا جائے۔اسطرح سے بدعت مدمقبل ہے کہ اس سنت کے جو شرعاً ثابت ہو اور دین کا حصہ ہو اور بدعت کا تعلق اس اعتقاد سے ہے کہ انسان ایک نئی بات کو دین مان رہا ہے اور اس پر اجر کی توقع میں عمل کر رہا ہے

حدیث کے شرعی مقام متعین کرنے کی دلیلیں

حدیث کوقرآن کے بعد مقام دیا گیا ہے اور اسکی یہ حیثیت ہے کہ وہ اللہ کی مرضی بتانے، حلال وحرام واضح کرنے، عبادات کے بارے میں تفاصیل بتانے اور زندگی گزارنے کے طریقے بتانے کا ربانی ذریعہ ہے۔ اور اس حیثیت کوقرآن میں بھی متعین کیا گیا ہے اور سنت میں بھی اور بہت سے علماء بھی اس پر متفق رہے ہیں۔

آیات

سورۃ النجم ۳۔۵ ، سورۃ النحل ۴۴ ، سورۃ النساء ۸۰، ۵۹ ، ۶۵ ، ۱۰۵ ، ۶۴ ، سورۃ الانفال ۲۴ ، سورۃ الحجرات ۱

سورۃ الاحزاب ۲۱

حدیث

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا " دیکھو ایسا نہ ہو کہ ایک پیٹ بھرا شخص ایک صوفے پر بیٹھا ہوا کہہ رہا ہو کہ ہمارے پاس قرآن موجود ہے اور اس میں جو حلال ہے اسکو ہم حلال مانیں گے اور جو حرام ہے اسکو حرام کہیں گے۔ سنو جو اللہ کے رسولؐ نے حرام کیا ہے وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ کا کیا ہوا حرام۔ سنو پالتو گدھا اور ہر پنجے والا درندہ حرام ہے (ابوداؤد ، ترمذی)